پنجاب کا ہر باشندہ جانتا ہے کہ گورداسپور کے ضلع میں قادیان ہے۔ اور گورداسپور لاہور سے شمال مشرق کو ہے۔ مگر مرزا صاحب اس کو مغرب میں لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح صـ۲)

ناظرین! مہربانی کر کے یہ حوالہ کہیں انگریزی سکول کے لڑکوں کو نہ دکھائیے گا ورنہ وہ ہنسینگے کہ مرزا صاحب کا کمال علمی اتنا تھا کہ ان کو مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔ (باقی)

ندائے قرآن

بجواب

"ندائے قادیان"

از منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری

"مرزا صاحب قادیانی کا دعوے تھا کہ میں دنیا کو عیسے پرستی سے پاک کرنے کیلئے آیا ہوں میرے آنے سے دنیا عیسے پرستی کو بھول جائیگی۔ مگر کام کیا تو صرف اتنا کہ عمر کا اکثر حصہ اس مسئلہ پر صرف کر دیا کہ حضرت عیسے فوت ہو گئے۔ اسی کا نام رکھا عیسے پرستی کی ٹانگ توڑ دی۔ حالانکہ عیسائیوں کی انجیل میں صاف لکھا ہے کہ

"یسوع مسیح نے چلا کر جان دی۔" (انجیل متی باب ۲۷)

اس لئے عیسائیوں کے رسالہ "تجلی" لاہور میں ایک دفعہ عیسائی مضمون نگار نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے ہمارے خیال کی تائید فرمائی ہے۔ کیونکہ ہمارے مذہب کا مدار ہی مسیح کی وفات علے الصلیب پر ہے۔ مرزا صاحب نے موت مسیح علی الصلیب

گو نہیں مانی مگر موت تو مانی ہے۔ برخلاف عام مسلمانوں کے، وہ تو مسیح کو سرے سے زندہ مانتے ہیں جس سے ہمارا کفارہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے۔ اس لئے ہم عیسائی مرزا صاحب کے شکرگزار ہیں۔

علاوہ اس کے وفات مسیح کا مسئلہ ہندوستان میں ایجاد کرنے کا فخر سر سید احمد خان علی گڈھی کو حاصل ہے جنہوں نے اپنی تفسیر القرآن میں اس مسئلہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ پھر مرزا صاحب کو خدا نے ایک ایسے کام کے لئے بھیجا جو اُن سے پہلے ہو چکا تھا۔ "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کی یہی مثال ہے۔

جماعت مرزائیہ سے جب کبھی مرزا صاحب کے حالات پر مباحثہ طلب کیا جاتا ہے تو وہ وفات مسیح کا مسئلہ پیش کر دیتے ہیں اور اس کو اتنی اہمیت دیتے ہیں گویا سارا امتیاز کفر و اسلام کا اسی میں ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان نے بھی اسی روش پر ایک دو ورقہ اشتہار شائع کیا ہے جس میں وفات مسیح کے مسئلہ پر بڑا زور دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

حضرت مسیح کو آسمان پر زندہ ماننے میں خدا کی بھی اور رسول کریم کی بھی ہتک ہے اور مسیحیت نے اس سے بہت کچھ فائدہ اُٹھایا ہے۔ اور لاکھوں مسلمان اس عقیدہ کی وجہ سے ٹھوکر کھا کر مسیحی ہو گئے ہیں۔

یہ مقولہ خلیفہ قادیان نے باپ کی اندھی تقلید[ل] میں لکھدیا ہے۔ ورنہ اگر ہم ان لاکھوں کا نشان پوچھیں تو شاید ایک لاکھ بلکہ ایک ہزار بلکہ ایک سو بلکہ دس بلکہ ایک بھی نہ بتا سکیں جو یہ کہے کہ اسلامی عقیدہ متعلقہ حیات مسیح کی وجہ سے میں عیسائی ہوا ہوں۔ کیونکہ آجتک جتنے مسلمان سے عیسائی ہوئے ہیں وہ کسی اور وجہ سے مرتد ہوئے ہیں نہ کہ اسلامی عقیدے کی وجہ سے۔

اس اشتہار کا جواب ہمارے قابل نامہ نگار منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری نے دیا ہے جو درج ذیل ہے۔" (اڈیٹر)

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ ۱۹۳۰ء میں قادیانی جماعت نے تبلیغ مرزائیت کے

[ل] تحفہ گولڑویہ صہ ۱۲

لئے ماہواری اشتہار شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ ان کی طرف سے پہلا اشتہار موسومہ "نداے ایمان" ۱۵۔جنوری ۱۹۳۰ء کو نکلا۔ اس کے اندر جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ وعدہ کیا کہ جو صاحب کچھ سوال کرینگے میں اُن کا جواب دونگا۔ اسی بنا پر راقم الحروف نے ان کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء میں درج ہو چکا ہے۔ اس میں خاکسار نے خلیفہ صاحب سے استفسار کیا تھا کہ آپ کے والد جناب مرزا صاحب نے اپنی تشریف آوری کی حقیقی علامت اور علّت غائی "عیسائیوں کی صلیب کو توڑ کر عقیدۂ تثلیث کو دنیا سے اٹھا دینا" ظاہر کی تھی۔ مگر عرصہ ہوا کہ وہ فوت ہو گئے اور عیسائی اسیطرح تثلیث پرستی میں منہمک ہیں۔

اس کے متعلق باوجود وعدہ جواب کے اُنہوں نے خاموشی اختیار کی تو علماء قادیان نے غلط سلط جواب دیکر پیچھا چھڑانا چاہا۔ جس کا جواب الجواب بھی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ مئی و ۱۲ جون ۱۹۳۰ء میں دیا گیا۔ میرا خیال تھا کہ شاید دوسرے نمبر میں خلیفہ صاحب میرے جواب کی طرف توجہ فرمائینگے۔ مگر اب جبکہ اشتہار نمبر ۲ میں بھی اُنہوں نے جواب سے اعراض کیا ہے' میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ

بیخودی بے سبب نہیں غالب

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اس تازہ اشتہار کا دو لفظی خلاصہ یہ ہے کہ

"باوجود ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے سخت سے سخت تکالیف پہنچائیں مگر اللہ تعالے نے آپ کو آسمان پر نہیں اُٹھایا۔ اس لئے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالے نے اُن کو یہود کے ہاتھوں سے بچانے کو آسمان پر اُٹھا لیا اور وہ ابتک وہاں زندہ ہیں۔ اور حضرت مسیح بحکم خدا مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں خلاف قرآن ہیں جو نادانوں نے گھڑی ہیں ان عقائد کے رکھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ لہذا یہ گندی باتیں

ہیں وغیرہ" (ملخص)

ناظرین کرام! تحریر مرقومہ بالا گو بظاہر بڑی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ مگر حقیقت میں نہایت ہی لغو اور سراسر مغالطات سے بھری ہوئی ہے۔

دوستو! غور فرمائیے کہ ایک ایسا عقیدہ جس پر گذشتہ چودہ[۱] سو برس کے اندر سب دنیا کے مسلمان اعتقاد رکھتے تھے۔ جن میں بڑے بڑے ائمہ اطہار۔ فقہاء کبار۔ محدثین ابرار۔ صحابہ کرام۔ اولیاء عظام۔ صوفیاء خوش انجام۔ مجددین نیک نام۔ مفسرین قرآن اور دیگر تمام خادمان اسلام و عاشقان قرآن علیہم الصلوٰۃ والسلام شامل ہیں۔ ایسے عقیدہ کو کیسے کھلم کھلا الفاظ میں گندہ۔ مشرکانہ۔ ظالمانہ۔ خلاف قرآن اور ہتک رسول انام علیہ السلام قرار دیا گیا ہے۔ استغفراللہ۔ استغفراللہ۔ ایہا الناس ءَاَمِنْتُمْ مَنْ فِي ان يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ۔

مسلمانو! خدارا انصاف سے کہو کہ اگر خلیفہ قادیانی کے قول کے مطابق عقیدہ حیات مسیح واقعی گندہ۔ مشرکانہ وغیرہ ہوتا تو کیا اللہ تعالےٰ چودہ سو برس تک اس پر خاموشی اختیار کر کے امت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ورطہ ضلالت میں ہی ڈوبا رہنے دیتا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ یہ خلیفہ صاحب کا اللہ تعالےٰ پر افترا ہے۔

معزز ناظرین! جب تک مرزا صاحب قادیانی حیات مسیح کے قائل تھے اُسوقت تک یہی عقیدہ قادیانی معتقدوں میں عین ایمان، مطابق قرآن، مؤید اسلام اور قدرت خداوندی کا جلالی کرشمہ کہا جاتا تھا۔ (دیکھو صفحہ ۴۹۹/۵ براہین احمدیہ) مگر جونہی مرزا صاحب نے حضرت عیسےٰ کا فوت ہوجانا ظاہر کر کے اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا۔ پہلا عقیدہ مشرکانہ، گندہ، خلاف قرآن، ہتک رسول علیہ السلام

---

[۱] خلیفہ صاحب نے خود ہی حقیقۃ النبوت کے صفحہ ۱۴۲ پر لکھا ہے کہ "حیات مسیح کا عقیدہ رکھنا مشرکانہ عقیدہ ہے۔ پچھلی صدیوں میں قریبًا سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کی حیات پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے" ۱۲ منہ

شمار ہونے لگا ؎ ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب و مرزائی اصحاب کی یہ پرانی عادت ہے کہ ایک بات جس کو خود ہی ایک وقت نہایت صحیح اور شعار اولیاء بتاتے ہیں دوسرے وقت میں اپنا مطلب نکالنے کو اسی بات کو نہایت ہی بُری اور گندی کہدیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو کہ اناجیل مروجہ میں حضرت مسیحؑ کی طرف یہ منسوب کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا "میں نیک نہیں ہوں"۔

اس کے متعلق ایک وقت تو مرزا صاحب نے یہ لکھا کہ

"حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی اُن نیک آدمی کہے۔" (براہین احمدیہ ص۱۰۴)

مگر جب عیسائیوں کا رد کرنے بیٹھے تو اسی فقرہ سے (جس کو حلم و تواضع۔ عجز و بے نفسی کہکر شعار اولیاء اللہ قرار دیا تھا) یوں مستدل ہوئے کہ

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن ہے۔" (ص۱۷۲ ست بچن مصنفہ مرزا صاحب)

حضرت مسیح کی طرف جو انجیل میں منسوب کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک فاحشہ عورت سے عطر ملوایا۔ مرزا صاحب اس پر تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ (مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دیسکتا کہ وہ × × × زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۷)

اس تحریر میں اس عطر ملوانے کے فعل کو خلاف پرہیزگاری اور بدچلنی وغیرہ کہا گیا ہے۔ مگر ۱۹۰۸ء میں جب ایک شخص نے مبائعین مرزا کے داڑھی منڈانے پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا۔

" لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہم باطن کو × × × حضرت عیسٰے پر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ آپ نے فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا تو اُنہوں نے کہا۔ دیکھ! تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے۔ مگر یہ عورت آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص شرط ہے × × × درحقیقت حضرت (عیسٰے) نے ٹھیک فرمایا۔" بدر ۴۔ مئی ۱۹۰۸ء)

اس عبارت میں اسی فعل کو جسے پہلے قابل مذمت قرار دیا تھا اور جس کی وجہ سے حضرت عیسٰے کی جدی مناسبت کنجریوں سے بتائی تھی' باعث تحسین لکھا ہے۔ اس قسم کی بیسیوں مثالیں ان کی تحریرات میں موجود ہیں۔ جن میں سے بہت سی رسالہ "تعلیمات مرزا" میں درج ہیں۔

خلیفہ صاحب! آپ کا اور ہمارا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے اشتہار کے صٓ۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ " ہمارا نبی صلعم اپنی قوت قدسیہ میں کیا ملائکہ اور کیا انسان سب پر فضیلت لے گیا ہے۔" (بہت خوب)

دوسری طرف یہ بھی آپ کو مسلم ہے کہ ملائکۃ اللہ خاصکر حضرت جبرئیل وغیرہ ابتدا دنیا سے موجود ہیں اور آسمان پر ہیں۔ اب اگر آپ کا یہ اصول درست سمجھا جاوے کہ جو شخص زیادہ دیر زندہ رہے اور آسمان پر چلا جاوے وہ نبی صلعم سے افضل ہوجاتا ہے۔ تو ملائکہ کے افضل از نبی صلعم ہونے میں کیا شک ہے۔ حالانکہ آپ اور ہم دونوں نبی صلعم کو ملائکہ سے بہت افضل جانتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کسی کا لمبی عمر پانا یا آسمانوں پر رہنا فضیلت ذاتی پر دلیل نہیں ہے۔

اسی طرح آپ کا اور ہمارا یہ بھی متفقہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسٰے سے افضل ہیں۔ آپ کے والد جناب مرزا صاحب آنجہانی بھی باوجود یہی عقیدہ رکھنے کے حضرت موسٰے کو آسمان پر مانتے ہیں اور زندہ مانتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی تحریر ذیل اس پر شاہد ہے۔

" ان عیسیٰ ؑ نبی اللہ کانبیاء اٰخرین وان ھو الا خادم الشریعۃ النبی المعصوم × × ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الیٰ حیاتہ وفرض علینا ان نومن بانہ حیٌّ فی السماء ولم یمت، ولیس من المیتین " (صفحہ ۵ نور الحق حصہ اول)

" یعنی عیسےٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے۔ اور وہ اس نبی معصوم جناب موسےٰ کی شریعت کا ایک خادم ہے۔ وہی موسےٰ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے۔ اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں "

خلیفہ صاحب ! فرمائیے اگر آپ کا یہ فرمان درست ہے کہ جو شخص حضرت عیسےٰ کو آسمان پر اتنی مدت سے زندہ مانتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے، وہ ظالم ہے، نادان ہے، مخالف قرآن ہے، تو آپ کے والد صاحب کون ہوئے؟ جلدی نہیں، ذرہ سوچ سمجھکر جواب دینا۔

علاوہ ازیں میں یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ کسی شخص کا رتبہ اور منصب کے لحاظ سے رفیع الدرجات ہونا اور شئے ہے۔ اور بعض اشخاص میں خصوصیات ذاتیہ کا علیحدہ علیحدہ موجود ہونا شئے دیگر است۔ اگر افضلیت کا معیار بعض شخصی خصوصیات کو قرار دیا جاوے جیسا کہ آپ نے سمجھا ہے تو اس طرح کسی نبی کا دوسرے سے افضل یا بزرگ تر ثابت کرنا دشوار ہو جائیگا۔

دیکھئے حضرت آدم کو اللہ تعالےٰ نے بغیر والدین کے پیدا کیا (صفحہ نقریر دوم جنگ مقدس از مرزا) اسی طرح ان کو زندگی میں جنت کے اندر رکھا (قرآن مجید) حضرت ابراہیم باوجود آگ میں ڈالے جانے کے صحیح وسلامت رہے۔ (صفحہ ۳۲ ضمیمہ تریاق القلوب ۵۷) حضرت موسےٰ کا عصا سانپ بن گیا (صفحہ ۱۳۷ نزول المسیح) ایسا ہی آپ نے عصا مار کر دریا کو پھاڑ دیا۔ (صفحہ ۸ مواہب الرحمٰن) حضرت عیسےٰ کی والدہ کو نساء العالمین پر فضیلت دی گئی (قرآن) حضرت مسیح کو بغیر والد کے پیدا کیا (صفحہ ۱۳۷ نزول المسیح)

اسی طرح حضرت مسیح کو بیماروں کے شفایاب کرنے کا معجزہ دیا گیا (صکا مواہب الرحمٰن) اسی طرح حضرت عیسےٰ کی دعا پر آسمانوں سے مائدہ نازل کیا گیا (سورہ مائدہ) حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے (قرآن) حضرت یحییٰ بطور خرق عادت پیدا کئے گئے (صٹ مواہب الرحمٰن) بقول مرزائیاں۔ مرزا صاحب نے بے موسم سنگترہ پیدا کر دیا (صٹ سیرۃ المہدی از مرزا بشیر احمد پسر مرزا)

خلیفہ صاحب! فرمائیے یہ تمام باتیں نبی صلعم سے کب ظہور میں آئیں۔ تو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ ان باتوں کے نہ ہونے سے آپ کی فضیلت کا انکار کرینگے؟ سچے ہیں تو کیجئے۔

اگر کہا جائے کہ ہمارے نبی صلعم نے ایسے ایسے بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہزاروں معجزات دکھائے ہیں ان پر کیا منحصر ہے۔ تو یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیجئیگا سنئے! اگر حضرت مسیح "چوتھے آسمان" پر اُٹھائے گئے ہیں تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم "عرش بریں بلکہ حجاب عظمت" تک تشریف لیگئے۔ ولنعم ماقیل ؎

اللہ اللہ عروجِ تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

اسی طرح جناب کا یہ اعتراض کہ

"حضرت مسیح کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کیا کرتا تھا جیسا کہ مسلمانوں میں اسوقت عام عقیدہ ہے۔ تو پھر اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے"

(صٹ اشتہار نداء قادیان)

یہ اعتراض بھی صریح غلط ہے۔

جناب بندہ! اگر کسی بزرگ کا بحکم خدا مردہ کو زندہ کرنا وجہ فضیلت علے سید المرسلین قرار دینا درست ہے تو آپ کے والد صاحب پرلے سرے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے تھے۔ جنہوں نے لکھا ہے کہ

" یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل ترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔" (حاشیہ صفحہ ۳۰۸ ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب)

خلیفہ صاحب! اگر آپ کا یہ قول درست ہے کہ جو شخص ایک مردے کو زندہ کر دے وہ نبی کریم خاتم المرسلین سے افضل ہو جاتا ہے تو الیسع کی لاش کے چھونے سے، ہاں ہاں (بقول مرزا صاحب) ایک مکروہ اور قابل نفرت عمل ترب" کی برکت سے جو مردہ زندہ ہو گیا۔ بتلائیے اور ایمان سے بتلائیے کہ اس "بے جان لوتھڑے" کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے میں کیا شک ہے اور آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

بالآخر میں ان تمام باتوں (جن پر آپ نے اعتراض کئے ہیں یعنی کسی کا آسمان پر چڑھنا اور دیر تک زندہ رہنا۔ اور کسی کا مردہ کو زندہ کر دینا وغیرہ) کی آپ کے والد صاحب کے قلم سے تصدیق کرانے کے بعد آپ سے پوچھتا ہوں کہ مشرک، گندہ، نادان، ظالم، مخالف قرآن، رسول اللہ کی ہتک کرنے والا کون ہے؟

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

خادم امت مرزا
محمد عبد اللہ معمار امرتسری

تعلیمات مرزا اس کتاب میں چار باب ہیں (۱) اختلافات مرزا (۲) کذبات مرزا (۳) نشانات مرزا (۴) اخلاق مرزا۔ بالکل مرزا جی کے الفاظ میں مطلب بتایا گیا ہے۔ یہ رسالہ ایسا ہے کہ اسکو یاد کرنیوالا مرزائی مباحثات میں ہر جگہ غالب آئیگا۔ قیمت ۴؍ (منیجر اخبار اہلحدیث سے منگائیں)